65562 ـ كيا ايك ہی سورۃ نماز ميں بار بار پڑھی جا سكتی ہے ؟

سوال

ميں ابھی قرآن مجيد پڑھنا سيكھ رہا ہوں اور مجھے زيادہ سورتيں ياد نہيں، تو كيا ميں وہی سورتيں نماز تراويح ميں بار بار پڑھ سكتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز تراويح يا كسی دوسری نماز ميں ايك ہی سورۃ بار بار پڑھنے ميں كوئی حرج نہيں، پہلی ركعت ميں ايك سورۃ پڑھی جائے اور وہی سورۃ دوسری ركعت ميں بھی پڑھ لے اس كی دليل مندرجہ ذيل فرمان باری تعالی كا عموم ہے:

يقينا آپ كا رب جانتا ہے كہ آپ اور آپ كے ساتھ كے لوگوں كی ايك جماعت قريب قريب دو تہائی رات، اور آدھی رات، اور ايك تہائی رات كے تہجد پڑھتے ہيں، اور رات اور دن كا پورا اندازہ اللہ تعالی كو ہی ہے، وہ خوب جانتا ہے كہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سكو گے، پس اس نے تم پر مہربانی كرتے ہوئے توبہ قبول كی، لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے ليے آسان ہو اتنا ہی پڑھو المزمل (20).

ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے معاذ بن عبد اللہ الجھنی رحمہ اللہ تعالی عنہ سے بيان كيا ہے كہ جہينہ قبيلہ كے اس شخص نے انہيں بتايا كہ انہوں نے سنا كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے صبح كی نماز كی دونوں ركعتوں ميں اذا زلزلت الارض زالزالہا پڑھی، مجھے علم نہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے بھول كر ايسا كيا يا كہ انہوں نے عمدا ايسا كيا ؟ "

سنن ابو داود حديث نمبر (816)علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح ابو داود ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

عبد العظيم آبادی كہتے ہيں:

صحابی كا اس ميں تردد كہ آيا نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے عادت سے ہٹ كر دوسری ركعت ميں وہی سورۃ جو پہلی ركعت ميں پڑھی تھی كو دھرانا كيا غلطی سے تھا يا كہ اس كے جواز كے ليے عمدا ايسا كيا ؟ تو يہ امت كے ليے مشروع نہيں ہو گا.

تو اس طرح كہ آيا وہى سورۃ دوسرى ركعت ميں دھرانى مشروع ہے يا نہيں جب اس ميں تردد ہو تو پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فعل مشروعيت پر محمول كرنا زيادہ اولى ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے افعال ميں اصل مشروعيت ہى ہے، اور نسيان اور بھول اصل كے خلاف ہے "

ديكھيں: عون المعبود (3 / 23).

نسائى اور ابن ماجہ نے ابو ذر رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ہى آيت پر ٹھر گئے اور اسے بار بار دھرانے لگے: وہ آيت يہ تھى :

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سنن نسائى حديث نمبر (1010) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1350) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

اور امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ انہوں نے ايك شخص كو بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو صبح وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور اس كا ذكر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے كيا، گويا كہ وہ شخص اسے كم تصور كرتا تھا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے، بلا شبہ يہ قرآن كے ايك تہائى كے برابر ہے "

اور ايك روايت ميں ہے :

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں ايك شخص رات كى نماز ميں صرف قل ہو اللہ احد ہى پڑھتا تھا اس كے علاوہ كچھ نہيں"

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كا اس سورۃ كو تكرار سے پڑھنے كو صحيح قرار ديا ہے.

صحيح بخارى حديث نمبر (5014).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" وہ پڑھنے والے شخص قتادۃ بن نعمان رضى اللہ تعالى عنہ تھے، امام احمد رحمہ اللہ تعالى نے ابى الھيثم عن ابى سعد كے طريق سے بيان كيا ہے كہ:

" قتادۃ بن نعمان رضی اللہ تعالی تعالی عنہ ساری رات صرق قل ہو اللہ احد پڑھتے رہے اور اس سے کچھ زیادہ نہ پڑھا " الحديث .

اور دار قطنی نے اسحاق بن الطباع عن مالك کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کي ہے:

" میرا ایك پڑوسی قیام اللیل میں صرف قل ہو اللہ احد ہی پڑھتا ہے" انتہی

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی کتاب قرآن مجید حفظ کرنےاور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .